چاچو کی شرارت

شمع امتیاز احمد

رامپور بندول، اعظم گڑھ۔276121(یوپی)

ایک تھے میاں عرفی۔ نام تو ان کا تھا عرفات، مگر سب پیار سے عرفی کہہ کر بلاتے تھے۔ بڑے ہی پیارے گول مٹول سے تھے اور ان میں ان کی سب سے خاص چیز تھی ان کی آنکھیں جو ہمہ وقت شرارت سے چمکتی رہتی تھیں۔ گول گول موٹی آنکھوں میں جب شرارت بھر جائے تو پھر کیا کہنا اور ان کی اس شرارت سے گھر کا ہر فرد نالاں تھا۔ کیوں کہ میاں عرفی اپنی شرارت سے کسی کو پرے نہیں رکھتے تھے اب چاہے وہ بچے ہوں ان کے ہم عمر یا پھر ان کے استاد محترم یا پھر ان کے والدین، مگر ان کی شرارت میں ایک معصومیت تھی جس کی وجہ سے گھر والے کبھی ہنس کر، کبھی ڈانٹ کر رہ جاتے اور ان کی عادتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتے تھے۔ اسی لیے بات بڑھتے بڑھتے بڑھ ہی جاتی ہے اور آج تو انھوں نے حد کردی کہ دادی امّاں کا چشمہ چرا کر لے بھاگے اور جب دادی امّاں اُٹھیں اور اپنا چشمہ نہ پاکر وہ ایسے ہی ٹٹولتے آگے بڑھ رہی تھیں کہ تبھی چاچو آگئے اور انھوں نے آکر دادی امّاں کو سنبھالا اور انھیں بٹھایا اور ان سے حال پوچھا تو پتہ چلا کہ ان کا چشمہ غائب ہے اور انھوں نے جان لیا کہ یہ عرفی میاں ہی کی شرارت ہے تب انھوں نے عرفی میاں کو سبق دینے کی ٹھانی۔

دوسرے دن انھوں نے پکنک کا پروگرام بنایا اور عرفی میاں سے کہا کہ وہ چاہیں تو اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لے کر چل سکتے ہیں۔ اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔ اِدھر چاچو نے سوچ لیا تھا کہ پکنک پر بھی عرفی میاں اپنی شرارت سے باز نہیں آئیں گے بس انھیں کسی ایسے موقع کی تلاش تھی کہ جب عرفی میاں کی شرارت انہی پر الٹ جائے۔ انھوں نے پکنک کے لیے انتخاب ایک جنگل کے قریب علاقے کا کیا۔ جہاں کوئی بھی اپنی شرارت کو انجام دے لے۔ اب جب سب وہاں پہنچے اپنے کھیل اور کھانے پینے کے سامان کے ساتھ اور انھوں نے ایک صاف جگہ دیکھ کر اپنا پڑاؤ ڈالا اور سب مختلف تفریحات میں مشغول ہوگئے، مگر یہاں عرفی جنگل تاڑنے نکل پڑے اور ان پر نگاہ رکھے ہوئے تھے ان کے چاچو جو کہ چھپ کر ان کے پیچھے ہی تھے۔ جنگل میں ایک گڈھا تھا۔ میاں عرفی جارہے تھے کہ اچانک ان کی نظر اس گڈھے پر پڑی اور وہ اس میں گرنے سے بچ گئے، مگر اسی وقت ان کے دماغ میں ایک شرارت آئی اور اسے گھاس پھوس سے ڈھک دیا۔ اب ان کا ارادہ تھا کہ اس میں اپنے کسی ساتھی کو دھوکے سے گرائیں اور وہ یہ سب کر کے واپس ہوگئے اور چاچو جو کہ ان کی شرارت دیکھ رہے تھے وہ بھانپ گئے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور پھر سب واپس آکر بیٹھ گئے کھانا پینا اور مختلف تفریحات چلتی رہیں تب چاچو نے کہا:

"میں نے یہاں پر ایک سفید پرندہ دیکھا جو کہ چل نہیں پا رہا تھا وہ بہت خوبصورت تھا۔ کیوں نہ ہم اسے پکڑ لیں اور

اپنے ساتھ گھر لے چلیں گے۔لگتا ہے اسے چوٹ لگی ہے۔''
کہاں دیکھا تھا چاچو؟ عرفی کے ایک دوست نے پوچھا۔
''یہیں جنگل میں قریب ہی میرا خیال ہے وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا، اگر تم میں سے کوئی اسے پکڑ لے آئے ہم اسے انعام دیں گے۔'' انعام کا نام سن کر سب پر جوش ہوگئے اور میاں عرفی نے سوچا کیوں نہ وہ بھی اس پرندے کو پکڑ لیں اور اپنی شرارت کو بھی انجام دے آئیں۔
''ہاں بھئی زیادہ اندر مت جانا اگر سامنے مل جائے تو ٹھیک نہیں تو چلے آنا۔''
چاچو نے ہدایت کی اور سب پرندہ پکڑنے نکل گئے۔
ادھر چاچو نے پہلے ہی ایک ایسے پرندے کا انتظام کررکھا تھا جو کہ دیکھنے میں بالکل اصلی معلوم ہورہا تھا اس کے پیر میں ایک باریک ڈور باندھ کر اسے اسی گڈھے کے پاس چھوڑ دیا تھا جس پر گھاس پھوس ڈالا گیا تھا اور جب سب جنگل کی اور بڑھے تو میاں عرفی نے سوچا کیوں نہ پہلے ادھر ہی جایا جائے جدھر وہ جاچکے تھے ادھر کا راستہ دیکھا بھالا تھا۔سب اپنے ہی ذہن میں جارہے تھے تبھی میاں عرفی کو سفید پرندہ نظر آگیا جس پر ابھی کسی کی نظر نہیں پڑی تھی۔ میاں عرفی جوش میں آگے بڑھے اور جب وہ آگے تو پرندہ اور پیچھے جاچکا تھا، مگر وہ اُڑ نہیں رہا تھا۔اب تو انھوں نے سوچا کہ اسے پکڑ ہی لیں گے اور جوش میں وہ آگے بڑھتے ہی رہے۔ادھر چاچو جی ایک پیڑ کی آڑ میں بیٹھے اس ڈور کو کھینچتے ہوئے اس گڈھے سے آگے لے آئے۔میاں عرفی کو اب گڈھا یاد ہی نہیں رہا۔جسے انھوں نے خود ڈھانک دیا تھا اور اب میاں عرفی خود اس گڈھے میں پڑے ہوئے چیخ رہے تھے۔ چاچو نے پہلے پرندے کو سنبھالا اور دوڑتے ہوئے گڈھے کی طرف آئے اور ان کے سب دوست بھی آگئے۔عرفی کو گڈھے سے نکالا۔اچانک گرنے کی وجہ سے میاں عرفی کو چوٹیں آئیں۔ان کی پکنک کا مزہ بھی خراب ہوگیا۔سب گھر لوٹے، عرفی کو چاچو ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ڈاکٹر نے انجکشن بھی لگایا۔تب چاچو نے میاں عرفی سے پوچھا کہ وہ دیکھ کر کیوں نہیں چل رہے تھے۔وہ گڈھا تو پہلے سے وہاں تھا۔اب میاں عرفی کیا بتاتے کہ اس گڈھے کو انھوں نے کسی اور کے لیے ڈھکا تھا، مگر اب وہ اس میں خود ہی گر گئے اور جب خود ہی گرے تو احساس ہوا کہ چوٹ کیا ہوتی ہے جو وہ اپنی شرارت سے دوسروں کو پہنچاتے ہیں۔وہ خاموش رہے اور چاچو سمجھ گئے کہ انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ہے۔ پھر بھی انھوں نے میاں عرفی کو اُکسایا کہ وہ اعتراف کرلیں جو کچھ انھوں نے کیا ہے تب میاں عرفی نے اپنی شرارت کہہ سنائی اور اپنی غلطی بھی مان لی۔''شاباش تم نے اپنی غلطی مان لی تو تمہارا انعام بھی تمھیں مل جاتا ہے'' چاچو نے وہی پرندہ جب عرفی کو دیا تو انھوں نے حیران نظروں سے چاچو کو دیکھا اور ساری بات سمجھ گئے کہ چاچو نے ان کے ساتھ شرارت کی ہے۔
''دیکھو بیٹا میرا مقصد تمھیں چوٹ پہنچانا نہیں تھا بلکہ اس چوٹ کا احساس دلانا تھا جو اکثر تمہاری شرارت کی وجہ سے لوگوں کو ملتی ہے۔اب جب کہ تمھیں درد کا احساس ہوگیا ہے۔تو تم اس طرح کی شرارت سے باز رہوگے۔'' چاچو نے کہا تو میاں عرفی نے سمجھداری سے سر ہلایا اور آئندہ اپنی شرارت سے باز رہے جس سے کسی کو نقصان پہنچے۔

○○